السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات کب اور کیسے ہوئی ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات 58 ھ کو بیماری کے باعث اپنے گھر میں ہوئی ۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے ۔ آپ کا نماز جنازہ سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز وتر کے بعد پڑھایا تھا ۔ (البدایۃ والنھایۃ، لابن کثیر، ج : 4، جز : 7، ص : 97)

امام بخاري رحمہ اللہ (المتوفی 256) نے کہا :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ : أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ : ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ : ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ : كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ : بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ : «فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ» وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلاَفَهُ، فَقَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا [صحيح البخاري : 106/6 رقم 4753]۔

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ، جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھیں ، ابن عباس نے ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تعریف نہ کرنے لگیں ۔ کسی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور خود بھی عزت دار ہیں (اس لیئے آپ کو اجازت دے دینی چاہیئے) اس پر انہوں نے کہا کہ پھر انہیں اندر بلا لو ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں ؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر میں خدا کے نزدیک اچھی ہوں تو سب اچھا ہی اچھا ہے ۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انشاء اللہ آپ اچھی ہی رہیں گی ۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور آپ کی برات (قرآن مجید میں) آسمان سے نازل ہوئی ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے ۔ محترمہ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس آئے تھے اور میری تعریف کی ، میں تو چاہتی ہوں کہ کاش میں ایک بھولی بسری گمنام ہوتی ۔

معاویہ رضی اللہ عنہ پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک گڈھا کھدوایا اور اس کے اوپر سے اسے چھپا کر وہاں پر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اماں عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں پہنچی تو گڈھے میں گر گئی اور ان کی وفات ہوگئیں ۔

اس جھوٹ اور بہتان کے برعکس بخاری کی اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فطری وفات ہوئی تھی کیونکہ اگر گڈھے میں گر کر وفات ہوگئی ہوتی تو پھر وفات سے قبل لوگوں کی آمد رفت کا سلسلہ نہ ہوتا اسی طرح اجازت وغیرہ کا ذکر بھی نہ ہوتا کیونکہ یہ صورت حال اسی وقت ہوتی ہے جب کسی کی وفات اس کے گھر میں فطری طور پر ہو ۔

نیز بخاری کی یہی حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے اور اس میں ابن عباس کے لئے عیادت کے الفاظ ہیں ، ملاحظہ ہو :

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ صَالِحِي بَنِيكَ جَاءَكِ يَعُودُكِ, قَالَتْ : فَأْذَنْ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا [صحیح ابن حبان : 41/16]۔

عیادت کا لفظ بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات فطری طریقہ پر ہوئی تھی ۔

حاکم کی روایت میں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی پوری صراحت ہے ملاحظہ ہوں الفاظ :

جاء ابن عباس يستأذن على عائشة رضی اللہ عنہا في مرضها [المستدرک علی الصحیحین للحاکم : 9/4، صححہ الحاکم ووافقہ الذھبی]۔

اس حوالے سے سیدنا امیر معاویہ پر جو الزام لگایا جاتا ہے ، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے ، وہ روافض اور شیعہ کے من جملہ اکاذیب اور بہتانوں میں سے ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ